بدھ
۲۱۔ ستمبر ۱۹۹۴ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۲۰۹ | بدھ ۔ ۱۴۔ ربیع الثانی ۔ ۱۴۱۵ھ ' ۲۱۔ تبوک ۱۳۷۳ ھش ' ۲۱۔ ستمبر ۱۹۹۴ء

خدا کی رضا کیلئے اس کی راہ میں تلخی اٹھانی پڑتی ہے

خدا کی رضا کو تم کسی طرح پا ہی نہیں سکتے جب تک تم اپنی رضا چھوڑ کر' اپنی لذات چھوڑ کر' اپنی عزت چھوڑ کر' اپنا مال چھوڑ کر' اپنی جان چھوڑ کر اس کی راہ میں وہ تلخی نہ اٹھاؤ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے۔ لیکن اگر تم تلخی اٹھاؤ گے تو ایک پیارے بچے کی طرح خدا کی گود میں آجاؤ گے اور تم ان راستبازوں کے وارث کئے جاؤ گے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

جبتک دعا کرانے والا اپنے اندر ایک صلاحیت اور اتباع کی عادت نہ ڈالے دُعا کارگر نہیں ہو سکتی۔ مریض اگر طبیب کی اطاعت ضروری نہیں سمجھتا۔ ممکن نہیں کہ فائدہ اٹھا سکے۔ جیسے مریض کو ضروری ہے کہ استقامت اور استقلال کے ساتھ طبیب کی رائے پر چلے تو فائدہ اٹھائے گا۔ ایسے ہی دُعا کرانے والے کے لئے آداب اور طریق ہیں۔ تذکرۃ الاولیاء میں لکھا ہے کہ ایک بزرگ سے کسی نے دُعا کی خواہش کی۔ بزرگ نے فرمایا کہ دودھ چاول لاؤ۔ وہ شخص حیران ہوا۔ آخر وہ لایا۔ بزرگ نے دُعا کی اور اس شخص کا کام ہو گیا۔ آخر اسے بتلایا گیا کہ یہ صرف تعلق پیدا کرنے کے لئے تھا۔ ایسا ہی باوا فرید صاحب کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ ایک شخص کا قبالہ گم ہوا اور وہ دُعا کے لئے آپ کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا کہ مجھے حلوہ کھلاؤ اور وہ قبالہ حلوائی کی دوکان سے مل گیا۔

ان باتوں کے بیان کرنے سے میرا یہ مطلب ہے کہ جب تک دُعا کرنے والے اور کرانے والے میں ایک تعلق نہ ہو۔ متاثر نہیں ہوتی۔ غرض جب تک اضطرار کی حالت پیدا نہ ہو اور دُعا کرنے والے کا قلق دعا کرانے والے کا قلق نہ ہو جائے کچھ اثر نہیں کرتی۔

(ملفوظات جلد سوم ص ۳۹)

تقریب شادی

○ مکرم مظفر احمد صاحب قمر ابن مکرم مولانا بشیر احمد صاحب قمر سابق امیر و مربی انچارج جزائر فجی کی شادی مورخہ ۱۵۔ ستمبر ۹۴ء کو ہمراہ مکرمہ عطیہ بشریٰ بنت مکرم بشارت احمد صاحب مرزا آف راولپنڈی ہوئی۔ مکرم مظفر احمد صاحب قمر مکرم نصیر احمد صاحب قمر سابق پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع حال ایڈیٹر انٹرنیشنل الفضل لندن کے چھوٹے بھائی ہیں۔ نکاح کا اعلان مکرم منصور احمد صاحب عمر مربی راولپنڈی نے پندرہ ہزار روپے حق مہر پر کیا۔ اگلے روز مکرم مولانا بشیر احمد صاحب قمر نے اپنے مکان ۵/۱۲ دار النصر غربی میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔

احباب جماعت سے رشتہ کے ہر طرح بابرکت ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

اسیران کیلئے درخواست دعا

○ احمدی اسیران راہ مولا جو قید و بند کی صعوبتیں جھیل رہے ہیں خصوصاً میانوالی کے اسیران کو قریباً ایک سال ہونے کو ہے اسی طرح ایک دوست بہاولپور جیل میں اسیر ہیں۔ ان سب اسیران کی جلد رستگاری اور مشکلات کے دور ہونے کے لئے احباب التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور آپ ہی حامی و ناصر ہو۔

ضرورت خادم بیت

○ محلہ دار الصدر کی ایک بیت میں ایک خادم کی ضرورت ہے۔ خواہش مند احباب مکرم صدر صاحب محلہ دار الصدر غربی سے رابطہ قائم کریں۔

ترقیات دعا کا اور زیادہ محتاج کر دیتی ہیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

دنیا میں دو قسم کی چیزیں ہمیں نظر آتی ہیں۔ ایک تو وہ جو کچھ عرصہ کے بعد پرانی ہو جاتی ہیں اور انسان کی ضروریات کو پورا کرنے سے قاصر رہتی ہیں اس لئے آہستہ آہستہ ان کو چھوڑ دینا پڑتا ہے۔ دوسری وہ چیزیں ہیں جو ہمیشہ نئی کی نئی رہتی ہیں اور ہر زمانہ میں انسان کے استعمال میں آتی رہتی ہیں۔ ان کے چھوڑ دینے میں انسان کا اپنا نقصان ہوتا ہے اور جو انہیں چھوڑتا ہے گویا اپنی کامیابی کو چھوڑتا ہے کیونکہ وہ کبھی پرانی نہیں ہوتیں۔ جیسے کہ وہ انسان کی پیدائش کے وقت تھیں اور جس طرح کہ حضرت آدم کے وقت سے ان کی ضرورت تھی ویسے ہی موجودہ اور آئندہ زمانہ میں بھی ان کی ضرورت چلی جاتی ہے۔

مختلف عقائد اور مختلف خیالات بھی پرانے اور نئے ہوتے ہیں۔ کئی خیالات تھے جو کسی زمانہ میں بالکل نئے تھے اور لوگ ان کو نہایت ضروری سمجھتے اور کہتے تھے کہ ترقی انہی کے ذریعہ ہو سکتی ہے مگر آج انہی کو پرانے خیالات کہا جاتا اور لغو قرار دیا جاتا ہے تو جس طرح ظاہری اشیاء نئی اور پرانی ہوتی ہیں اسی طرح خیالات اور عقائد بھی نئے اور پرانے ہوتے رہتے ہیں پھر ان میں بھی یہی حال ہے کہ بعض عقائد اور خیالات ایسے ہیں کہ ہمیشہ ایک جیسے ہی رہتے ہیں اور کبھی پرانے نہیں ہوتے وہ دائمی صداقتیں ہوتی ہیں جن کو انسان کسی صورت میں بھی جھوٹ قرار نہیں دے سکتا۔ اس قسم کی ہمیشہ نئی رہنے والی چیزوں میں ایک بڑی چیز دعا ہے۔ یہ کبھی پرانی نہیں ہوتی۔ کوئی زمانہ ایسا نہیں آیا کہ انسانوں نے کہا ہو کہ اب یہ ہمارے لئے مفید نہیں رہی کیونکہ پرانی ہو گئی ہے۔ یا اس لئے کہ نئے علوم' نئی ایجادیں اور نئے اصول نکل آتے ہیں اب اس کی ضرورت نہیں رہی۔ یہ کبھی پہلے کسی زمانہ میں ہوا ہے نہ اب ہے اور نہ آئندہ ہوگا کہ لوگ دعا سے مستغنی ہو جاویں بلکہ جتنا انسان ترقی کرتا جائے گا اتنا ہی زیادہ دعا کا محتاج ہو گا۔ بہت لوگوں نے اس بات کو سمجھا نہیں کہ علوم و فنون کی ترقی انسانی اعمال کی ترقی اور زیادہ دعا کا محتاج کر دیتی ہے۔

(از خطبہ ۱۶۔ جون ۱۹۱۶ء)

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

۲۱- تبوک ۱۳۷۳ ھش ۲۱- ستمبر ۱۹۹۴ء

مشعلِ راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

○ اس وقت کا قدر کرو اور اگر تم اس قدر خدمت بجالاؤ کہ اپنی غیر منقولہ جائیدادوں کو اس راہ میں بیچ دو پھر بھی ادب سے دور ہو گا کہ تم خیال کرو کہ ہم نے کوئی خدمت کی ہے (-) پس میں بار بار کہتا ہوں کہ خدمت میں جان توڑ کر کوشش کرو مگر دل میں مت لاؤ کہ ہم نے کچھ کیا ہے۔ اگر تم ایسا کرو گے ہلاک ہو جاؤ گے۔ یہ تمام خیالات ادب سے دور ہیں اور جس قدر بے ادب جلد تر ہلاک ہو جاتا ہے ایسا جلد کوئی ہلاک نہیں ہوتا۔

○ تمہیں دنیا کے کسب اور حرفت سے نہیں روکتا۔ مگر تم ان لوگوں کے پیرو مت بنو جنہوں نے سب کچھ دنیا کو ہی سمجھ رکھا ہے۔ چاہئے کہ تمہارے ہر ایک کام میں خواہ دنیا کا ہو خواہ دین کا خدا سے طاقت اور توفیق مانگنے کا سلسلہ جاری رہے۔ لیکن نہ صرف خشک ہونٹوں سے بلکہ چاہئے کہ تمہارا سچ مچ یہ عقیدہ ہو کہ ہر ایک برکت آسمان سے اترتی ہے۔

○ اپنی جانوں پر رحم کرو اور جو لوگ خدا سے بکلی علاقہ توڑ چکے ہیں اور بہمہ تن اسباب پر گر گئے ہیں یہاں تک کہ طاقت مانگنے کے لئے وہ منہ سے (اگر خدا نے چاہا) بھی نہیں نکالتے۔ ان کے پیرو مت بن جاؤ۔ خدا تمہاری آنکھیں کھولے تا تمہیں معلوم ہو کہ تمہارا خدا تمہاری تمام تدابیر کا شہتیر ہے اگر شہتیر گر جائے تو کیا کڑیاں اپنی چھت پر قائم رہ سکتی ہیں؟ نہیں بلکہ یک دفعہ گریں گی اور احتمال ہے کہ ان سے کئی خون بھی ہو جائیں اسی طرح تمہاری تدابیر بغیر خدائی مدد کے قائم نہیں رہ سکتیں۔

○ جو شخص خدا کو خوش کرنا چاہتا ہے اور چاہتا ہے کہ اس کی دنیا ٹھیک ہو جاوے' خود پاک دل ہو جاوے' نیک بن جاوے اور اس کی تمام مشکلات اور دکھ دور ہو جاویں اور اس کو ہر طرح کی کامیابی اور فتح و نصرت عطا ہو تو اس کے واسطے اللہ تعالیٰ نے ایک اصول بتایا ہے (-) کامیاب ہو گیا۔ بامراد ہو گیا وہ شخص جس نے اپنے نفس کو پاک کر لیا۔ تزکیہ نفس میں ہی تمام برکات اور فیوض اور کامیابیوں کا راز پنہاں ہے۔

○ خدا ایک پیارا خزانہ ہے اس کی قدر کرو کہ وہ تمہارے ہر ایک قدم میں تمہارا مددگار ہے۔ تم بغیر اس کے کچھ بھی نہیں اور نہ تمہارے اسباب اور تدبیریں کچھ چیز ہیں۔ غیر قوموں کی تقلید نہ کرو کہ وہ بکلی اسباب پر گر گئی ہیں (-) میں تمہیں حد اعتدال تک رعایت اسباب سے منع نہیں کرتا بلکہ اس سے منع کرتا ہوں کہ غیر قوموں کی طرح نرے اسباب کے بندے ہو جاؤ اور اس خدا کو فراموش کر دو جو اسباب کو بھی وہی مہیا کرتا ہے۔

کب چھوڑو گے ضد و تعصّب کب تک ہو گا بغض و عناد
کب تک آگ اور خوں کی ہولی کب تک فتنے اور فساد
کب تک ناچ رہے گا جاری کب تک دوڑ اور دھوپ
اللہ جانے کیسے آئے گی ان کو اللہ کی یاد

ابو الاقبال

آرزوئے خام کو پختہ کرو
یوں نہ ناکامی کا منہ دیکھا کرو

دوستی کا دم بھرو اچھوں کے ساتھ
ایسے ویسوں کو یونہی چلتا کرو

دیکھتے رہتے ہو لوگوں کی طرف
گاہے ماہے خود کو بھی دیکھا کرو

ہر حسیں کا نام لو اعزاز سے
اور ہر عاشق کو تم رسوا کرو

رات دن میں بٹ گئی مصروفیت
وقت کا کچھ اور اندازہ کرو

مسکراؤ ہر کسی کے سامنے
اور خدا کے سامنے رویا کرو

خدمتِ دیں خدمتِ قوم و وطن
خود کرو اوروں سے کروایا کرو

ظلمتِ شب میں سفر کرتے ہو تم
روشنی سے یوں نہ شرمایا کرو

وہ نہ سمجھیں تو تم اپنی بات کو
جس قدر ممکن ہو دہرایا کرو

ان کو اس زحمت سے رکھو بے نیاز
اپنے ہی سر کی قسم کھایا کرو

دامنِ دل بوجھ سے پھٹ جائے گا
اپنے ارمانوں کو سمجھایا کرو

مان لو اِک بات میری بھی نسیم
ہر درِ دولت پہ مت جایا کرو

نسیم سیفی

بشکریہ ہفت روزہ زندگی

آئندہ بیس برس میں سوا کروڑ مسلمانوں کو عیسائی بنانے کا منصوبہ

اگست ۱۹۹۲ء میں ڈھاکے کے کئی بنگالی اخبارات کی شہ سرخیاں تھیں۔

"حکومت نے بد طینت اور بدعنوان این جی اوز (NGO,s) سے ہار مان لی۔"

"ہماری آزادی پر نقب لگانے کا منصوبہ۔"

"ایسٹ انڈیا کمپنی کا سا طرز عمل۔"

اور "حکومت این جی اوز کو لگام ڈالنے میں ناکام ہوگئی۔" وغیرہ وغیرہ۔

این جی او کے معنی ہیں نان گورنمنٹل آرگنائزیشن، یعنی غیر سرکاری تنظیم۔ ان تنظیموں کے متعلق، جن میں سے اکثر کا تعلق مغرب کے ترقی یافتہ ممالک سے ہے، یہ فرض کیا جاتا ہے کہ یہ ایشیا اور افریقہ کے نام نہاد ترقی پذیر ممالک میں رضاکارانہ مدد اور فلاح و بہبود کے کام میں مصروف ہیں۔ مذکورہ اخباری شہ سرخیاں بنگلہ دیشی حکومت کی جانب سے مغربی سفیروں کا دباؤ قبول کرتے ہوئے اپنے ہی کیے گئے فیصلے کو واپس لینے کے حوالے سے اخبارات کی زینت بنی تھیں جو "ادب" (ADAB) یعنی ایسوسی ایشنز آف ڈویلپمنٹ انجینئران بنگلہ دیش اور "سیبا" (SEBA) یعنی سوسائٹی فار اکنامک اینڈ بیسک ایڈ منسٹریشن کی رجسٹریشن منسوخ کرنے کے بارے میں تھا۔

گورنمنٹ بیورو فار این جی اوز کے ڈائریکٹر جنرل نے "سیبا" کی رجسٹریشن منسوخ کر دی تھی۔ اس منسوخی کی وجہ خورد برد اور ایک غیر ملکی سفارت خانے سے حکومت کی اجازت کے بغیر رقم کا وصول کیا جانا تھا۔ دوسری این جی او "ادب" کو حکومتی قواعد کی خلاف ورزی کا مرتکب اور سیاسی سرگرمی میں ملوث پایا گیا۔ ان تنظیموں کے خلاف کارروائی کا فیصلہ وزیراعظم سیکرٹریٹ میں ہونے والے ایک اجلاس میں کیا گیا، لیکن اپنے مربی سفارت خانوں کی مداخلت پر "سیبا" اور "ادب" فقط تین گھنٹے کی مختصر مدت میں واپس اپنے کام پر آ گئیں اور حکومت بنگلہ دیش کو اپنے الفاظ نگلنے پڑے۔

یہ کہانی ایک مرتبہ پھر اب دہرائی گئی جب این جی او بیورو نے فنڈز میں خورد برد اور لوگوں کا مذہب تبدیل کرانے کی کوشش میں پیسے کے استعمال پر کچھ اور این جی اوز کی رجسٹریشن منسوخ کر دی۔ انٹرنیشنل کرسچین فیلو شپ، فنش فری مشن، سیو اسنھا اور پیپلز ایڈوانس کمیٹی نامی یہ تنظیمیں بنگلہ دیش میں اعلانیہ عیسائیت کی تبلیغ کرتی ہیں۔ اس مرتبہ مغربی سفارت کار اکٹھے ہو کر وزیراعظم سیکرٹریٹ گئے اور وزیراعظم بیگم خالدہ ضیاء سے کہا کہ اگر ان "فلاحی" تنظیموں کی رجسٹریشن بحال نہ کی گئی اور ان کے خلاف مجوزہ فوجداری مقدمات قائم کرنے کا ارادہ ترک نہ کیا گیا تو بنگلہ دیش مغربی ملکوں کی امداد سے محروم ہو سکتا ہے۔ یہ خالی دھمکی نہ تھی۔ وزیراعظم بخوبی جانتی تھیں کہ صرف دو برس قبل ۱۹۹۲ء میں ان این جی اوز نے حکومت کے لئے مسئلہ کھڑا کر دیا تھا اور امداد دینے والے ملکوں کے پیرس کنسورشیم نے (غیر ملکی این جی اوز کے) انسانی حقوق کی خلاف ورزی پر بنگلہ دیش کی مذمت کی تھی۔

مغربی سفارت کاروں کی دھمکی کے بعد فی الفور این جی او بیورو کے ڈائریکٹر جنرل شاہد العالم کا تبادلہ کر دیا گیا۔ حالانکہ وہ اس وقت سرکاری دورے پر بیرون ملک تھے، لیکن بلا تاخیر بیورو کے نئے سربراہ کا تقرر عمل میں لایا گیا۔ ایجنسیاں پھر سے اپنے مشاغل میں لگ گئیں، یعنی بنگلہ دیش کے غریبوں کی روحیں خریدنے اور انہیں بچانے کا کام! اس قصے نے غیر ملکی این جی اوز کی طاقت کے ساتھ ساتھ بنگلہ دیشی حکومت کی بے طاقتی کے بارے میں بھی سوال اٹھا دیے ہیں۔

مقامی طبقوں کی جانب سے ان این جی اوز کے خلاف احتجاج کے کئی واقعات ہو چکے ہیں اور بنگلہ دیش کے کئی قصبوں میں ان تنظیموں کے سنگدلانہ طرز عمل کے خلاف غصے سے پیچ و تاب کھاتے ہوئے لوگ گلیوں میں نکل آئے اور بڑے بڑے مظاہرے کیے۔ ان کا مطالبہ تھا کہ حکومت سامراج کی اس تجدید شدہ شکل کے خلاف حرکت میں آئے قبل اس کے کہ قوم اپنے اسلامی تشخص اور ملک اپنی خود مختاری سے ہاتھ دھو بیٹھے۔

تاہم یہ احتجاجات اور مظاہرے کوئی ایسی کہانی نہیں سنا رہے تھے جو پہلے سے حکومت کے علم میں نہ ہو۔ حکومت کی فائلوں میں تو ان این جی اوز اور ملک کے سماجی استحکام و سیاسی یک جہتی کے متعلق ان تنظیموں کی کارروائیوں میں پائی جانے والی سنگین بے قاعدگیوں کے بارے میں حساس معلومات تھیں........ لیکن یہ کچھ نہ جانتے ہوئے کچھ نہ کرنے والا معاملہ نہیں تھا۔ یہ تو جانتے ہوئے بھی کچھ نہ کر سکنے والا معاملہ تھا۔

ایسے قابل موازنہ اعداد و شمار موجود نہیں ہیں جن کی رو سے پتہ چل سکے کہ دنیا کی دیگر "غریب" اقوام میں آبادی کے لحاظ سے این جی اوز کی کتنی بھرمار ہے، لیکن جہاں تک بنگلہ دیش کا تعلق ہے یہ ان دو جن بھر ملکوں میں سرفہرست ہے جہاں غیر ملکی این جی اوز کا فی مربع میل میں ارتکاز سب سے زیادہ ہے۔ ملک بھر میں بکھری ہوئی سولہ ہزار غیر ملکی فلاحی آرگنائزیشنوں اور ان کی ذیلی تنظیموں کے منظر نامے کو دیکھا جائے تو بنگلہ دیش میں ۳ء۵ فیصد غیر ملکی این جی اوز فی مربع میل میں پائے جاتے ہیں۔ بھارت، بنگلہ دیش سے ۲۳ گنا بڑا ہے اور یہاں فقط ۱۰۵۹۵۔ این جی اوز ہیں یعنی ایک این جی او فی ۶ء۲۰۵ مربع میل۔

ان این جی اوز کا اپنے بارے میں پھیلایا ہوا امیج یہ ہے کہ "ڈویلپمنٹ پارٹنرز" ہیں جو دنیا کے غریب اور ترقی پذیر ملکوں میں غربت مٹانے اور تعلیم و ترقی لانے کے لئے کام کرتے ہیں، تاہم بنگلہ دیش کے چوٹی کے ماہرین معاشیات کے مطابق ان کے ملک میں متمول اور باوسائل مغربی "پارٹنروں" کی فراوانی کے باوجود ملکی ترقی میں ان این جی اوز کا حصہ نہ صرف حقیر ہے، بلکہ سماجی لحاظ سے منفی بھی ہے۔

ڈاکٹر شیخ مقصود علی پلاننگ کمیشن کے رکن ہیں۔ انہیں ایسی کوئی شہادت نہیں ملی کہ بھاری فنڈز دینے کے باوجود ان علاقوں میں لوگوں کی شرح آمدنی میں کوئی اضافہ ہوا ہو جہاں این جی اوز نے اپنے منصوبے شروع کر رکھے ہیں۔ ڈاکٹر سید مصباح الدین، جہانگیر نگر یونیورسٹی میں معاشیات کے پروفیسر ہیں۔ ان کے بقول بھی ترقی کے دو اہم سیکٹروں، یعنی زراعت اور صنعت میں این جی اوز کا کوئی حصہ نہیں ہے۔ پروفیسر ہاشمی کے مطابق کاروباری قرضوں کی پیش کش سے فقط چند ایک لوگوں کو فائدہ پہنچ سکتا ہے، لیکن پسماندہ اور غریب علاقوں کے لئے ان این جی اوز کے پاس کچھ نہیں۔

ڈاکٹر قاضی خلیق الزماں احمد ممتاز ماہر معاشیات اور بنگلہ دیش انیان پرشد (بنگلہ دیش ڈویلپمنٹ انسٹی ٹیوٹ) کے صدر ہیں۔ انہوں نے ان خاص قسم کی ترقیاتی سرگرمیوں کے خیالی منبعوں کا سراغ لگایا ہے جنہیں وہ دیہی غربت کی "دریافت" کہتے ہیں۔ یہ دریافت ورلڈ بینک کے سابق صدر میکنامارا نے کی ہے۔ امریکی بینک میں آنے سے قبل میکنامارا امریکہ کے سیکرٹری دفاع تھے، لیکن وہ "مشنری ہمدرد" بھی تھے۔ ڈاکٹر قاضی خلیق الزماں کے دعوے کے مطابق این جی اوز کے فیشن ایبل ناموں والے یہ منصوبے (مثلاً غربت مٹانے کا منصوبہ، ٹارگٹ گروپ پراجیکٹ، کام کے زیادہ مواقع پیدا کرنے کا منصوبہ اور غریبوں کی پیداواری صلاحیت بڑھانے کا منصوبہ وغیرہ۔) تیسری دنیا بشمول بنگلہ دیش کے معاشی ڈھانچے میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں لا سکے۔ یہ فرض کر لیا گیا تھا کہ ایک بار جب ٹارگٹ گروپوں کی شناخت کر لی گئی، تو پھر غربت کا خاتمہ اور ترقی کے حصول کا مقصد بہت آسان ہو گا جبکہ حقیقت یہ ہے کہ معاشی وسائل ٹارگٹ گروپوں تک کبھی پہنچے ہی نہیں۔ اس طرح غربت ختم کرنے کے مقصد میں خصوصی ترقیاتی پروگرام معمولی اہمیت کے حامل تھے۔

اس بارے میں صحیح صحیح اعداد و شمار میسر نہیں ہیں کہ بنگلہ دیش میں سرگرم عمل این جی اوز کے پاس مجموعی سرمایہ کتنا ہے کیونکہ حکومتی قواعد کے باوجود کہ ان تنظیموں کو دیے جانے والے یا ان کی طرف سے وصول کیے جانے والے فنڈز کے معاملات صاف شفاف ہونے چاہئیں۔ یہ تنظیمیں وصول کردہ فنڈز کی تمام رسیدیں حکومت پر ظاہر نہیں کرتیں۔ دس برس قبل ۱۹۸۴ء میں صرف عیسائی این جی اوز کی سالانہ اعلان کردہ رسیدیں کم از کم ۸۴ ملین ڈالر کی تھی لیکن ورلڈ بینک، فوڈ فار ورک پروگرام، ایشین ڈویلپمنٹ بینک اور دیگر کئی امدادی اداروں کی جانب سے ان تنظیموں کو دی گئی امدادی رقوم کے بارے میں خیال کیا جاتا ہے کہ وہ ۸۴ ملین ڈالر سے کہیں زیادہ تھیں۔ این جی اوز کو ان کی حکومتیں براہ راست فنڈز مہیا کرتی ہیں، لیکن اس کے علاوہ امداد دینے والے یہ ملک اور غیر ملکی ادارے حکومت بنگلہ دیش کو دی جانے والی امداد کے سلسلے میں یہ شرط عائد کرتے ہیں کہ مذکورہ امداد کا ایک خاص حصہ ان کی نامزد کردہ این جی او یا این جی اوز کے توسط سے خرچ کیا جانا چاہئے۔ مثال کے طور پر امریکہ مطالبہ کرتا ہے کہ "فوڈ فار ورک پروگرام" کی نگران فلاحی تنظیم "(CARE) ہو گی جو کہ عیسائی تنظیم ہے، تاہم اس پروگرام کے بلین ڈالرز کہاں جاتے ہیں؟ ان کا کوئی حساب نہیں۔

این جی او کے فنڈز اور وسائل کا تقریباً ۷۰ فیصد حصہ غیر ملکی رضاکاروں، ماہرین اور مشیران کی تنخواہوں، سفر خرچ اور دیگر اللوں تللوں پر خرچ کیا جاتا ہے، ۱۵۔ فیصد حصہ بنگلہ دیشی سٹاف پر، ۱۰۔ فیصد دفتر اور انتظام و انصرام پر جبکہ فقط ۵ فیصد ٹارگٹ گروپوں پر خرچ کیا جاتا ہے جن کے بارے میں یہ تنظیمیں اتنا واویلا کرتی ہیں۔ ایک ایسے ملک میں جہاں کم از کم ماہانہ اجرت ایک ہزار ٹکا (۲۵ امریکی ڈالر) سے مشکل ہی بڑھ پاتی ہے، وہاں کچھ این جی اوز کے سربراہان ایک لاکھ سے تین لاکھ ٹکا (۲۵۰۰ سے ۷۵۰۰ امریکی ڈالر تک) تنخواہ وصول کرتے ہیں۔ کچھ این جی اوز اپنے سربراہوں کو تنخواہوں کی ادائیگی تو ان کے اپنے وطن میں غیر ملکی کرنسی میں کرتی ہیں جبکہ بنگلہ دیش میں قیام کا رہائشی الاؤنس بھی دیتی ہیں۔ ایسی ہی ایک برطانوی تنظیم نے اپنے

باقی صفحہ ۷ پر

نسیم سیفی

کاغذی ہے پیرہن

کراچی سے ایک روزنامہ امن شائع ہوتا ہے۔ حال ہی میں حرمت جو زاہد ملک کی ادارت میں اسلام آباد اور کوپن ہیگن سے شائع کیا جاتا ہے نے اطلاع دی ہے کہ امن کے پرچے اٹھائے جارہے ہیں۔ کون اٹھاتا ہے اس کی نشان دہی تو نہیں کی گئی لیکن بہر حال اس خبر کے پڑھنے سے بہت افسوس ہوا۔ ویسے تو کوئی بھی اخبار اس طرح اٹھایا جائے تو افسوس ناک بات سمجھی جاسکتی ہے لیکن امن کے ساتھ ہمارا کچھ ذاتی رابطہ بھی تھا۔ افضل صدیقی اس کے مدیر تھے اور وہ ہمیشہ اس بات کے خواہش مند رہتے تھے کہ عوام الناس کے اخلاق کو بہتر بنانے کے لئے جہاں سے بھی مضامین مل سکیں لے لیں چنانچہ اپنے عقائد پر مضبوطی سے قائم رہنے کے باوجود احمدیہ جماعت کے افراد سے ان کے تعلقات تھے اور مکرم محمد اشرف صاحب ناصر اور مکرم قاری محمد صدیق صاحب اور ان کے علاوہ کئی اور احمدی دوست بھی کردار سازی پر امن میں مضمون لکھا کرتے تھے۔ غالباً افضل صدیقی صاحب سے احمدی دوستوں کا رابطہ ہمارے پرانے دوست یو۔ زیڈ۔ تاثیر جو ماہنامہ مسرت ڈائجسٹ اور اپنا گھر شائع کرتے ہیں کے ذریعے ہوا۔ تاثیر صاحب بہت پرانے صحافی ہیں۔ تقسیم برصغیر سے بھی پہلے کسی ریاست میں صحافت ہی ان کا مشغلہ تھا۔ پاکستان بنا تو کراچی سے المصلح ایڈٹ کرنا شروع کیا ۱۹۵۰ء میں نائیجیریا جاتے ہوئے مجھے بھی چند روز ان کے ساتھ المصلح کے لئے کام کرنے کا موقعہ ملا۔ غالباً انہی کی وجہ سے لکھنے والے احمدی دوست افضل صدیقی صاحب سے متعارف ہوئے۔ اور چونکہ افضل صدیقی صاحب ایک نہایت شریف النفس انسان تھے۔ اور کردار سازی کے متعلق مضامین انہیں بہت زیادہ پسند تھے۔ اس لئے جب ہمارے احمدی دوستوں نے اپنے مضامین ان کو پیش کئے تو انہوں نے بخوشی انہیں شائع کیا۔ باوجودیکہ وہ جانتے تھے کہ احمدی لکھنے والے خاصے معروف ہیں مثلاً محمد اشرف ناصر کراچی میں احمدیہ جماعت کے مربی تھے اسی طرح قاری صاحب خاصے معروف تھے لیکن وہ اس بات کی پرواہ کئے بغیر کہ لوگ ان مضامین کے مصنفین پر اعتراض کریں گے اور وہ اعتراض بالواسطہ امن پر ہو گا۔ وہ اس قسم کے تمام مضامین شائع کرتے رہے۔ امن میں کردار سازی کے متعلق لکھے گئے بعض مضامین ہم نے امن کے شکریہ کے ساتھ الفضل میں بھی شائع کئے ہیں ہمارے ان لکھنے والوں اور دیگر احمدی دوستوں کی دوستی کی وجہ سے افضل صدیقی صاحب کو یہ خواہش پیدا ہوئی کہ وہ ربوہ دیکھیں اور اہالیان ربوہ سے مل کر ان کی بود و باش کے متعلق معلومات حاصل کریں چنانچہ یو۔ زیڈ۔ تاثیر صاحب اپنے ایک دو دوستوں اور ایک دو افضل صدیقی صاحب کے روزنامے کے کارکنوں کو ساتھ لے کر ربوہ آ گئے۔ مجھے بھی ان سے ملاقات کا موقعہ ملا۔ چنانچہ ایک سارا دن انہیں ربوہ کی سیر کرائی۔ انہوں نے خلافت لائبریری۔ بیت مبارک۔ بیت اقصیٰ۔ جامعہ احمدیہ۔ ٹی۔ آئی۔ کالج۔ اور ایسے ہی دیگر بہت سے ادارے دیکھے اور بہت متاثر معلوم ہوتے تھے۔ اس کے علاوہ انہیں بعض شخصیات سے بھی ملایا گیا۔ ربوہ کی بود و باش سے انہیں آگاہی حاصل ہوئی تو اس بات نے ان کے دل پر اتنا اثر کیا کہ یہ چھوٹی سی جماعت جس کے کارکن ساری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ ان کے مرکز میں بھی اس تندہی سے کام ہوتا ہے اور اس اخلاق کا مظاہرہ کیا جاتا ہے۔ وہ جس سے بھی ملے وہ تپاک سے ملا اس نے ان کی خیریت اس طرح پوچھی گویا دو سگے بھائی آپس میں مل رہے ہیں۔ ہمیں تو اخبارات میں کام کرنے والوں سے ویسے ہی انس ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ قلم کا زمانہ ہے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سلطان القلم تھے اور ہر وہ شخص جو صحیح طور پر قلم سے کام لیتا ہے ہمارے دل میں اس کے لئے ہمدردی اور محبت کے جذبات ہیں کیونکہ افضل صدیقی صاحب زیادہ تر کردار سازی کو سامنے رکھتے تھے۔ اس لئے ہمیں ان کی صحافت بہت پسند آتی تھی۔

ایک دن کے قیام کے بعد وہ واپس کراچی چلے گئے۔ اس کے بعد جب مجھے کراچی جانے کا موقعہ ملا تو یو۔ زیڈ۔ تاثیر صاحب نے وہاں کے ریوالونگ ہوٹل میں عشایئے کا انتظام کیا۔ ہم نے وہاں بیٹھ کر ربوہ کے متعلق بہت سی باتیں کیں افضل صدیقی صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کیا اور ان کے دیگر ساتھیوں نے بھی۔ اور انہوں نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ انہیں بار بار ربوہ جانے کا موقعہ ملے تو یہ ان کی دلی طمانیت کا باعث ہو گا۔ اس ریوالونگ ہوٹل میں بیٹھ کر آپ کھانا بھی کھایئے اور شہر کے چاروں اطراف کا نظارہ بھی کیجئے۔ روشنیوں کا اتنا مزہ آتا ہے کہ بیان سے باہر ہے۔ پھر ابھی ایک خاص بلڈنگ آپ کے سامنے آجاتی ہے اور گھومتے گھومتے وہ نظروں سے غائب ہو جاتی ہے۔ اور ایک اور بلڈنگ آپ کے سامنے آجاتی ہے۔ اس طرح جتنی اچھی اچھی اور بڑی بڑی عمارتیں ہیں وہ سب ایک ہی سٹنگ میں دیکھ لیتے ہیں اور وہ علاقے بھی سامنے آتے ہیں۔ جو پسماندہ علاقے ہیں۔ گویا کہ ایک تضاد آپ کے سامنے یوں رکھ دیا جاتا ہے جیسے تصویر کشی کی گئی ہو۔ ابھی ایک سادہ سی بستی ایک غریب سا محلہ آپ سامنے تھا اور ابھی ایک نہایت شاندار عمارتوں والا فیشن ایبل علاقہ آپ کے سامنے آگیا۔ اس عشایئے کا بہت لطف آیا اور سب سے زیادہ لطف اس بات کا آیا کہ افضل صدیقی صاحب نے جو اپنے تاثرات بیان کئے وہ ہم سمجھتے ہیں کہ ہمارے لئے باعث فخر تھے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ہمیشہ فرمایا کرتے تھے کہ مجھے جاننے کے لئے اور پہچاننے کے لئے میرے پاس آ کر بیٹھو۔ اسی طرح ہم ربوہ والے کہہ سکتے ہیں کہ ہمیں جاننے کے لئے اور ہمیں پہچاننے کے لئے اور ہمارا کام دیکھنے کے لئے اور ہمارے خلوص سے حصہ پانے کے لئے ربوہ تشریف لایئے۔ افضل صدیقی صاحب نے ربوہ دیکھ کر نہ صرف اپنے لئے خوشی کا سامان کیا بلکہ ہمارے لئے بھی وہ دلی مسرت کا باعث بنا۔ یہ تصویر ہمیشہ ان کی یاد دلاتی رہے گی۔ اس تصویر میں افضل صدیقی صاحب کے علاوہ یو۔ زیڈ۔ تاثیر صاحب مولانا محمد اشرف ناصر صاحب چوہدری سلمان احمد صاحب طاہر اور خاکسار نسیم سیفی کے علاوہ افضل صدیقی کے دو کارکن جن کا نام معلوم نہیں موجود ہیں۔ افضل صدیقی صاحب اب اللہ کو پیارے ہو چکے ہیں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سے رحمت کا سلوک فرمائے اور ان کی ہر نیکی کی جزائے خیر انہیں عطا فرمائے اور ان کے پسماندگان کو ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے انسانیت کی قدر کرنے کی توفیق دے۔ اور ہر شخص سے رواداری سے پیش آنے کی سعادت نصیب کرے۔

اے خدا تو ایسا ہی کر۔

میری آزادی

میں فرش زمین پر اپنا سر رکھ کر
خدا سے دعا کرتا ہوں
اور اس حالت میں میں اپنے آپ کو بالکل آزاد سمجھتا ہوں
میں جو چاہوں اس سے کہتا ہوں
اور اس کے چہرے پر میں کوئی غصے کی لہر نہیں دیکھتا
میں اس سے کبھی اِس بات کے متعلق کچھ کہتا ہوں
کبھی اُس بات کے متعلق کچھ کہتا ہوں
گویا کہ میں ہر بات کے متعلق اس سے باتیں کرتا ہوں
میرا دل اور میری روح ایسا کرنے سے خوشی سے بھر جاتے ہیں
اور ایسے لگتا ہے جیسے وہ ناچنے اور گانے لگتے ہیں
میں اس سے کہتا ہوں کہ فلاں شخص مجھ پر سختی کرتا ہے
اور درشتی سے پیش آتا ہے
اور میرے ساتھ برا اور ناواجب سلوک کرتا ہے
میں اس سے کہتا ہوں کہ مجھے کس کس چیز کی ضرورت ہے
یہ ضرورت کیوں پیش آئی ہے
اور میں اس سے یہ بھی کہتا ہوں
کہ وہ میری ان ضروریات کی قیمت ادا کرے
میں اس سے کہتا ہوں تو لوگ اس اس طرح سوچتے ہیں
اور ان کی سوچ یہ ہے کہ وہ کس طرح میری راہ کی رکاوٹ بن جائیں
میں اسے کہتا ہوں کہ وہ کس طرح مجھ پر للکارتے ہیں
اور میں کس طرح ان سے کچھ بھی نہیں کہتا
میں اسے بتاتا ہوں کہ لوگ کس طرح مجھ پر حملہ کرنے کے لئے میری طرف بھاگتے ہیں
اور چاہتے ہیں کہ مجھ پر ڈنڈے برسائیں
اور میری طرف پتھر پھینکیں
میں اسے بتاتا ہوں کہ وہ ٹھنڈی اور خوش گوار

باقی صفحہ ۷ پر

My Freedom

With head on ground I pray to God
And there I feel so free
I talk to Him whate'er I like
No frown from Him I see

I talk of this, I talk of that
I talk of everything
My heart and soul are full of joy
As if they dance and sing

I tell Him who is hard and harsh
And does me wrong and ill

I tell Him what and why I need
And He should foot my bill
I tell Him how the people think
That they will block my way
I tell Him how they shout on me
And nothing to them I say

I tell Him how they rush on me
To hit with sticks and stones
I tell Him how they set aflame
The cool and cordial zones
I tell Him all I like to tell
And none is there to say
That since they do not like at all
To God, I shouldn't pray.

I know that all is known to Him
Who's who and what they do
To talk to Him is all a joy
It boosts my freedom, too

یادرفتگان

ایم شمیم خالد

ڈاکٹر ملک عطاء اللہ خان صاحب

بیسویں صدی کے آغاز پر وہ خوش نصیب احباب، جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے جماعت احمدیہ میں شامل ہونے کی توفیق دی ان میں سے ایک خوش قسمت مکرم ڈاکٹر ملک نیاز محمد صاحب آف راہوں ضلع جالندھر بھی تھے۔ آپ کی یہ لازوال خوش نصیبی ہے کہ ایک تو آپ رفیق حضرت بانی سلسلہ تھے دوسرے آپ کی اولاد میں سے نمایاں خادم دین سامنے آئے۔ ان میں سے سب سے بڑے فرزند مکرم ملک صلاح الدین صاحب (درویش قادیان) مولف ......احمد ہیں آپ نے بڑی محنت اور جانفشانی سے حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دست مبارک پر بیعت کرنے والے احباب کے ایمان افروز حالات زندگی قلمبند کئے اور کئی جلدوں پر مشتمل کتب شائع کر کے تاریخی کارنامہ سرانجام دیا ہے اللہ کرے احمدیت کی ہر نئی نسل کو اپنے آباؤ اجداد سے متعارف رہنے کی توفیق ملتی رہے۔ مکرم صلاح الدین صاحب دو تین سال قبل پاکستان تشریف لائے تھے۔ ملاقات ہوئی۔ صحت پہلے سے کمزور دکھائی دی۔ اللہ تعالیٰ ان کی صحت اور عمر میں برکت دے۔ دوسرے فرزند مکرم کیپٹن ڈاکٹر ملک عطاء اللہ خان صاحب تھے جنہوں نے اپنے والد بزرگوار کی طرح میڈیکل کا پیشہ اختیار کیا اور دنیا کے مختلف علاقوں میں مخلوق خدا کی خدمت کی توفیق پائی۔ یہ سطور آپ ہی کے ذکر خیر پر مشتمل ہیں۔

آپ جنوری ۱۹۱۴ء میں پاکپتن شریف میں پیدا ہوئے جہاں آپ کے والد ماجد اپنی ملازمت کے سلسلہ میں مقیم تھے۔ ابتدائی پرائمری تعلیم یعنی چوتھی جماعت تک وہیں حاصل کی۔ لیکن اس سے آگے کی تعلیم کہاں دلائی جائے؟ قادیان میں والد محترم نے فیصلہ دے دیا۔ یہ وہ زمانہ تھا جب ہندوستان میں ہر طرف جہالت کا اندھیرا تھا۔ تعلیم کے مواقع بہت ہی کم اور سہولتیں ناپید۔ لیکن اس زمانہ میں بھی لاہور سے ستر میل دور جانب مشرق ایک چھوٹی سی قادیان کی بستی جہاں ابھی نہ سڑک، نہ ریل نہ بجلی کی سہولت تھی لیکن وہاں تعلیم و تربیت، اخلاقی اقدار، انسانی کردار کی تشکیل کا ہر دو یعنی دین و دنیا کے لحاظ ایک مثالی ماحول موجود تھا اور وہاں کے تعلیمی اداروں کا اعلیٰ معیار دور و نزدیک جذب وکشش کا حامل تھا۔ یہی واحد وجہ تھی کہ علامہ اقبال نے بھی اپنے بڑے فرزند آفتاب احمد اقبال کو بہترین سکولنگ کے لئے قادیان بھجوایا تھا۔ بہرحال نو سالہ ننھے ملک عطاء اللہ کو جب علم ہوا کہ ان کے والد محترم پانچویں سے آگے کی تعلیم قادیان میں دلوانا چاہتے ہیں اور اس طرح انہیں گھر کے آرام سے، ماں کی شفقت اور بہن بھائیوں کے ساتھ کھیل کود اور پیار محبت والے گھریلو ماحول سے دور ایک انجانی جگہ پر جا کر تعلیم حاصل کرنا ہو گی تو آپ نے پریشان ہو کر رونا دھونا شروع کر دیا۔ لیکن بیکار۔ والد ماجد نے جو فیصلہ اپنے چھوٹے بیٹے کی بہتری کے لئے کر دیا وہ اٹل تھا۔ بچے کے وقتی جذباتی ردعمل کی کچھ پیش نہ چلی اور ننھے میاں کو قادیان لے جا کر پانچویں کلاس میں داخل کرا دیا گیا اور پھر جلد ہی پاکپتن سے آنے والا عطاء اللہ قادیان کے بابرکت اور روح پرور ماحول میں یوں رچ بس گیا اور اس کے دل و دماغ پر ایسا مثبت تعمیری پختہ اثر ثبت ہوا کہ پھر ساری عمر اپنے والد صاحب کو دعائیں دیتے خدا تعالیٰ کا شکر بجالاتے رہے کہ انہیں زندگی کے ابتدائی سالوں میں پانچ چھ سال تک قادیان دارالامان کے روحانیت سے معمور ماحول میں تعلیم و تربیت کے انمول مواقع میسر آئے۔ جب کبھی بھی اپنے ان کردار ساز لمحوں (سالوں) کو یاد کرتے ہوئے ماضی کے دریچوں سے جھانکتے تو اس خاص الخاص منفرد ماحول کے چلتے پھرتے زندہ کرداروں یعنی حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے محترم رفقاء کی شخصی مقناطیسیت، ان کی مثالی زندگی کے عملی نقوش، ان کی سیرت ان کے بلند کردار کی ایمان افروز جھلکیاں بیان کرتے تو سننے والے کے ذہن میں یہ سارا ایمان افروز نظارہ قادیان کی گلیوں کا اجاگر ہو جاتا۔ میٹرک کے پاس کرنے کے بعد ملک عطاء اللہ صاحب نے میڈیکل سکول امرتسر میں داخلہ لیا اور ایل ایس ایم ایف کا امتحان پاس کیا۔ دوسری جنگ عظیم کے باعث آپ کو برطانوی ہند کی فوج میں بھرتی کر لیا گیا۔ اور دوران جنگ آپ کو مختلف محاذوں پر جانا پڑا اور آپ نے سوڈان، مصر، لیبیا، اٹلی یونان ترکی میں فوجی طبی خدمات انجام دیں۔ جنگ کے خاتمہ پر واپس ہندوستان آئے تو سول میڈیکل سروس اختیار کی۔ سروس کے دوران بھی آپ مزید "بہتر" کی تلاش میں رہے۔ چنانچہ ۱۹۵۳ء میں آپ نے کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور میں داخلہ لیا اور ایم بی بی ایس کا امتحان پاس کیا۔ بعد ازاں ایکسرے کے شعبہ میں سپیشلائزڈ کورس ڈی ایم آر ڈی بھی کیا۔ ۱۹۶۰ء میں حکومت پاکستان کی طرف سے ڈیپوٹیشن پر سعودی عرب تشریف لے گئے اور چودہ سال تک وہاں مقیم رہے۔ ۱۹۷۴ء میں واپس وطن لوٹے لیکن ۱۹۷۵ء میں لیبیا میں سروس حاصل ہو گئی اور وہاں آپ دس سال تک اپنی خداداد صلاحیتوں سے خلق خدا کی خدمت میں مصروف رہے۔ ۱۹۸۵ء میں آنکھ میں موتیا اترنا شروع ہوا تو ملازمت سے استعفیٰ دے کر ربوہ آ کر مستقل رہائش اختیار کی اور گزشتہ آٹھ دس سال سے ہم اہل محلہ محترم ڈاکٹر صاحب کی ہمسائیگی سے مستفید ہو رہے تھے۔ آپ کی طبیعت میں سادگی، عاجزی و انکساری، نیکی و شرافت اور جذبہ خدمت جیسے اعلیٰ اوصاف پائے جاتے تھے۔ سلسلہ کی تاریخ اور روایات خاص طور پر بزرگان سلسلہ کے ایمان افروز حالات زندگی سے گہری واقفیت رکھتے تھے۔ مختلف ملکوں قوموں کے حال و احوال عادات، اطوار اور ان کے کردار کے متعلق ذاتی مشاہدہ و تجربہ کی حامل وسیع معلومات رکھتے تھے۔ اور دلچسپ انداز میں بیان کرتے۔ اپنے وطن عزیز کے حالات و واقعات پر بھی گہری نظر رکھتے اور اکثر حالات کے رخ پر اپنے دلی دکھ کا اظہار کرتے ہوئے دعا کی تحریک کرتے۔ تقریباً ایک سال سے طبیعت کی کمزوری کی وجہ سے الیت میں تشریف نہیں لا رہے تھے اور اپنے گھر تک محدود ہو گئے تھے لیکن اس کے باوجود حالات حاضرہ سے پوری طرح باخبر رہتے۔ آخر ایک دن علم ہوا کہ ڈاکٹر صاحب کو برین ہیمرج کی وجہ سے فضل عمر میں داخل کرایا گیا ہے جہاں دو دن بعد ۹۔ جون ۱۹۹۴ء کو اسی سال کی عمر میں آپ خدا تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

آپ کو اللہ تعالیٰ نے چار بیٹے اور چار بیٹیاں عطا کیں۔ بڑے بیٹے ملک صفی اللہ خان صاحب ایڈووکیٹ ہیں۔ سب سے چھوٹے فرزند ڈاکٹر ملک نسیم اللہ خان صاحب ہیں جو محکمہ صحت پنجاب کے بنیادی ہیلتھ یونٹ ضلع جھنگ کے میڈیکل انچارج ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مکرم ملک عطاء اللہ خان صاحب کی مغفرت فرمائے۔ اور سب پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔

تمام دنیا کے احمدیوں کو میری نصیحت ہے کہ اپنی نئی نسل کے لڑکوں اور لڑکیوں کے سوالات خصوصیت سے یہاں بھجوایا کریں تاکہ ایک عالمی مجلس سوال و جواب کے ذریعہ ان کے سوالات کے براہ راست جواب دیئے جاسکیں۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

ارشادات حضرت بانی

سلسلہ عالیہ احمدیہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

اے امیرو اور بادشاہو! اور دولت مندو!! آپ لوگوں میں ایسے لوگ بہت ہی کم ہیں۔ جو خدا سے ڈرتے اور اس کی تمام راہوں میں راست باز ہیں۔ اکثر ایسے ہیں کہ دنیا کے ملک اور دنیا کی املاک سے دل لگاتے ہیں اور پھر اسی میں عمر بسر کر لیتے ہیں اور موت کو یاد نہیں رکھتے......

اے عقل مندو! یہ دنیا ہمیشہ کی جگہ نہیں۔ تم سنبھل جاؤ۔ تم ہر ایک بے اعتدالی کو چھوڑ دو ہر ایک نشہ کی چیز کو ترک کرو۔ انسان کو تباہ کرنے والی صرف شراب ہی نہیں بلکہ افیون، چرس، بھنگ، تاڑی اور ہر ایک نشہ جو ہمیشہ کے لئے عادت کر لیا جاتا ہے وہ دماغ کو خراب کرتا اور آخر ہلاک کرتا ہے۔ سو تم اس سے بچو۔ ہم نہیں سمجھ سکتے کہ تم کیوں ان چیزوں کو استعمال کرتے ہو۔ جن کی شامت سے ہر ایک سال ہزارہا تمہارے جیسے نشہ کے عادی اس دنیا سے کوچ کر جاتے ہیں۔ اور آخرت کا عذاب الگ ہے۔ پرہیزگار انسان بن جاؤ۔ تا کہ تمہاری عمریں زیادہ ہوں۔ اور تم خدا سے برکت پاؤ۔ حد سے زیادہ عیاشی میں بسر کرنا لعنتی زندگی ہے۔ حد سے زیادہ بد خلق اور بے مہر ہونا لعنتی زندگی ہے۔ حد سے زیادہ خدا یا اس کے بندوں کی ہمدردی سے لاپرواہ ہونا لعنتی زندگی ہے۔ ہر ایک امیر خدا کے حقوق اور انسانوں کے حقوق سے ایسا ہی پوچھا جائے گا جیسا کہ ایک فقیر بلکہ اس سے زیادہ پس کیا ہی بدقسمت وہ شخص ہے جو اس مختصر زندگی پر بھروسہ کر کے بکلی خدا سے منہ پھیر لیتا ہے۔ اور خدا کے حرام کو ایسی بے باکی سے استعمال کرتا ہے کہ گویا وہ حرام اس کے لئے حلال ہے۔ غصہ کی حالت میں دیوانوں کی طرح کسی کو گالی کسی کو زخمی اور کسی کو قتل کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ اور شہوات کے جوش میں بے حیائی کے طریقوں کو انتہا تک پہنچا دیتا ہے۔ سو وہ سچی خوشحالی کو نہیں پائے گا۔ یہاں تک کہ مرے گا۔ اے عزیزو! تم تھوڑے دنوں کے لئے اس دنیا میں آئے ہو اور وہ بھی بہت کچھ گذر چکے سو اپنے مولا کو ناراض مت کرو۔ ایک انسانی گورنمنٹ جو تم سے زبردست ہو اگر تم سے ناراض ہو تو وہ تمہیں تباہ کر سکتی ہے۔ پس تم سوچ لو کہ خدا تعالیٰ کی ناراضگی سے کیوں کر تم بچ سکتے ہو۔ اگر تم خدا کی آنکھوں کے آگے متقی ٹھہر جاؤ تو تمہیں کوئی بھی تباہ نہیں کر سکتا۔ اور وہ خود تمہاری حفاظت کرے گا۔ اور دشمن جو تمہاری جان کے درپے ہے تم پر قابو نہیں

باقی صفحہ ۷ پر

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

اسرائیلیوں کی امن کی تمنا

بدلتے ہوئے حالات میں اب اسرائیلی جنگ کی بجائے امن کے خواہاں زیادہ نظر آتے ہیں۔ اب اسرائیل میں ایسی ایک پوری نسل جوان ہو چکی ہے جو جنگ کو اپنی منزل قرار دینے کی بجائے امن کو ترجیح دیتی ہے۔ اور اسی لئے ۱۹۹۲ء میں موجودہ وزیراعظم مسٹر رابن کی لیبر پارٹی کو کامیاب کیا اور سابق وزیر اعظم مسٹر شمیر کو الیکشن میں ناکامی ہوئی۔ اسرائیلیوں کو اب احساس ہو گیا ہے کہ گزشتہ پچاس سال کے عرصہ میں وہ دنیا بھر سے الگ تھلگ رہے ہیں اور ساری دنیا ان کی دشمن اور مخالف رہی ہے۔ اسرائیلیوں کو اس بات سے اطمینان محسوس ہوتا ہے کہ ساری دنیا اب ان کی مخالف نہیں رہی۔

یہ علیحدہ بات ہے کہ ان ساری باتوں کے باوجود اور عربوں سے تعلقات کے ساتھ ساتھ ان کے دلوں میں عربوں کے بارے میں اندیشے ختم نہیں ہوئے۔ اور بار بار یہ سوال ضرور کیا جاتا ہے کہ کیا عربوں کی امن کی خواہش بھی ان کی خواہشوں سے ہم آہنگ ہے۔

اسرائیل میں عربوں نے انتفاضہ کی جو تحریک چلائی عام اسرائیلی اس سے تنگ آچکا ہے۔ ان کے خیال میں امن کا حصول علاقوں کو اپنے قبضہ میں رکھنے سے زیادہ بہتر ہے۔ گویا کہ اب اسرائیلیوں کو عربوں کے علاقے اپنے قبضے میں رکھنے سے دلچسپی کم ہو رہی ہے اور وہ امن کے حصول کے لئے ان علاقوں کی قربانی دینے کو تیار ہیں۔

فلسطینی علاقوں کو خود مختاری دے کر اور اردن کے ساتھ جنگ کی حالت ختم کر کے اسرائیل نے جو اہم تاریخی پیش رفت کی ہے اس نے اسرائیل میں اطمینان کی لہر دوڑا دی ہے اب تھوڑے سے انتہاپسندوں کو چھوڑ کر عام اسرائیلی تشدد اور جنگ کا حامی نہیں رہا۔

☆ ○ ☆

چین کے مقابلے میں جاپان کا سخت موقف

جاپان نے گزشتہ روز اعلان کیا ہے کہ وہ تائیوان کے نائب وزیر اعظم مسٹر سولی تھے کو آئندہ ماہ ہیروشیما میں ہونے والی ایشین گیمز میں شرکت کی دعوت دے گا اور اس بارے میں چین کے اعتراضات کی کوئی پرواہ نہیں کرے گا۔

جاپان کے چیف کیبنٹ سیکرٹری مسٹر کوزوا گاراشی نے کہا کہ تائیوان کے نائب وزیر اعظم ۲۰۰۲ء میں تائپی میں ہونے والی ایشین گیمز کی سپیشل کمیٹی کے چیئرمین کے طور پر جاپان کا دورہ کریں گے۔ ان کے دورے کے ساتھ کوئی سیاسی مقاصد وابستہ نہ کئے جائیں بیجنگ میں وزارت خارجہ کے ترجمان نے کہا کہ چین جاپان کے اس موقف کو تسلیم نہیں کرتا کہ تائیوان کے نائب وزیر اعظم اور دوسری اہم سیاسی شخصیات کے دورے کا کوئی سیاسی تعلق نہیں۔ چین ان افراد کے دورے کو تسلیم نہیں کرتا۔

جاپان نے کہا کہ تائیوان کے نائب وزیر اعظم کے دورے سے جاپان کی چین کے بارے میں پالیسی تبدیل نہیں ہو گی۔ اور جاپان چین کے ساتھ ۱۹۷۲ء کے معاہدے پر عمل کرتا رہے گا جس کے تحت جاپان ایک چین کی پالیسی پر عمل کرنے کا پابند ہے۔

ایٹم بم کی تباہی کا شکار ہونے والے جاپانی شہر ہیروشیما میں ۲ سے ۱۶۔ اکتوبر تک ایشیائی کھیلیں منعقد ہوں گی۔ چین نے دھمکی دی ہے کہ اگر تائیوان کی اہم شخصیات نے ان کھیلوں میں شرکت کی تو کھیلوں کا بائیکاٹ کر دے گا۔

ان کھیلوں میں ۴۲ ممالک کے سات ہزار تین سو ایتھلیٹ اور کھلاڑی حصہ لیں گے۔ تائیوان کو دعوت نامہ او اے سی کے صدر کویت کے شیخ احمد الفہد نے دی ہے۔ جس پر جاپان اور چین دونوں نے اعتراض کیا ہے۔

اگر حالات میں بہتری نہ ہوئی اور چین نے ایشیائی کھیلوں کا بائیکاٹ کر دیا تو ایشیائی مقابلوں لطف پھیکا پڑ جائے گا کیونکہ چین کے ۷۷۹ کھلاڑیوں کا دستہ مقابلوں میں شامل نہ ہو گا۔ اور اس طرح سے جاپان کے اس شہر میں ہونے والے یہ مقابلے قطعاً غیر اہم ہو کر رہ جائیں گے۔

یہ بھی خطرہ کہ چین کی تقلید میں اور چین کا ساتھ دینے کے لئے اگر اور بھی چند ممالک نے بائیکاٹ کر دیا تو ایشیائی کھیلوں کا حسن غارت ہو کر رہ جائے گا۔

☆ ○○○ ☆

اسلامک ٹی وی چینل قائم کی جائے گی

ایتھنز سے ارنا نیوز ایجنسی نے خبر دی ہے کہ مسلم ورلڈ لیگ جس کا ہیڈ کوارٹر مکہ میں ہے۔ سنجیدگی سے اس تجویز پر غور کر رہی ہے کہ ایک بین الاقوامی اسلامک ٹیلی ویژن چینل قائم کیا جائے۔ یہ بات مسلم ورلڈ لیگ کے سیکرٹری جنرل ڈاکٹر احمد محمد علی نے بتائی ہے۔

سعودی عرب کے اخبار عرب نیوز نے بتایا ہے کہ محمد علی نے تمام اسلامی تنظیموں اور جماعتوں پر زور دیا ہے کہ وہ اس پراجیکٹ کو کامیاب بنائیں۔

ڈاکٹر عبداللہ عمر ناصف جو کہ مسلم ورلڈ لیگ کی شوریٰ کونسل کے وائس پریذیڈنٹ ہیں نے ایسے چینل کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے کہا ہے کہ اسلام اور مسلمانوں کی صحیح تصویر کو دنیا کے سامنے رکھنے کے لئے اس کی از حد ضرورت ہے۔ اور خاص طور پر جب کہ قادیانی فرقہ نے اپنا ایک ٹی۔ وی۔ چینل شروع کر دیا ہے۔

قادیانی فرقہ کو جو کہ پاکستان سے شروع ہوا پاکستانی گورنمنٹ نے غیر مسلم قرار دے دیا ہے۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ لوگ آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر یقین نہیں رکھتے۔

ناصف نے کہا کہ ایسا ایک چینل شروع کرنا اس لئے بھی ضروری ہو گیا ہے کہ ویٹیکن نے بھی ایک بہت بڑا ٹیلیویژن سٹیشن قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے تاکہ وہ بھی سٹیلائٹ چینل کے ذریعے تمام دنیا کے لئے ایک پروگرام نشر کر سکیں۔

سعودی ڈیلی اخبار عکاظ سے بات چیت کرتے ہوئے انہوں نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ اس مجوزہ چینل کے پروگرام شروع میں۔ عربی میں شروع کئے جانے چاہئیں۔ انہوں نے قرآن اور سنت رسول اللہؐ سے متعلق رکھنے والی سائنسی معلومات اس چینل کے پروگراموں کا حصہ ہو سکتی ہیں۔ مصری وزیر اطلاعات صفوات الصارف نے بھی مسلم حکومتوں کے تعاون سے قائم کئے جانے والے ایک خاص چینل کی ضرورت کا اظہار کیا ہے جس پر اسلامی خیالات و نقطہ ہائے نظر کو نمایاں کیا جائے۔ انہوں نے ایسے ٹی۔ وی چینل کا نام "اسلام وژن" تجویز کیا ہے"۔

(یہ تراشہ ہمارے ایک محترم قاری نے ہمیں ارسال کیا ہے)

WAVES AND THOUGHTS

تم اپنے آج اور اپنے کل کے متعلق سوچتے ہو
اور ایسا کرنے سے صرف تمہارے افسوس میں اضافہ ہوتا ہے
تم کہتے ہو کہ تمہارا آج کوئی ایسا اچھا دن نہیں ہے
اور
کسی صورت میں بھی تمہارا آنے والا کل
زیادہ اچھا نہیں ہو گا
تم اپنی ذہنی قابلیت کا ذکر کرتے ہو
اور جسمانی طاقت کا
اور شکایت یہ کرتے ہو کہ تم جس بات کے مستحق ہو تمہیں وہ حاصل نہیں ہو رہی
تم کوشش کرتے ہو اور محنت کرتے ہو
لیکن لوگ اس کو پذیرائی نہیں دیتے
تم ایک باغ کی تلاش میں ہو اور وہ تمہیں آگ دیتے ہیں
کیا میں تمہیں بتاؤں کہ تمہارے ساتھ کیا ہو رہا ہے
تم کیوں ان چیزوں کا مزا نہیں لے سکتے۔
جن کا تمہیں مزا لینا چاہئے
تمہاری آنکھیں اس کی طرف یعنی خدا کی طرف گھوم کر نہیں جاتیں
جو کہ حقیقت میں دینے والا ہے
تم اس میں یعنی خدا میں ہو کر زندگی نہیں بسر کرتے
حالانکہ وہی ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے
تم اپنی ذہنی قابلیتوں اور جسمانی طاقتوں سے اوپر اٹھ کر نہیں دیکھتے
تم اپنے آنے والے کل کے فاصلے سے آگے نہیں دیکھ سکتے
اور یہ نہیں سمجھتے کہ نیا دن طلوع ہونے والا ہے
تم اپنی تقدیر میں کسی تبدیلی کا اختیار نہیں رکھتے
یہ بات تمہیں اچھی طرح معلوم ہو جانی چاہئے
خدا تعالیٰ کی ذات میں جو خالق ہے تمہارا ایمان بڑھتے رہنا چاہئے

شذرات

جے یو آئی سمیع الحق گروپ کے سربراہ مولانا سمیع الحق نے کہا ہے کہ بینظیر بھٹو کا ساتھ دینے والے مولویوں کی داڑھیاں منڈوا کر انہیں گدھے پر سوار کرنا چاہئے کیونکہ بینظیر حکومت پاکستان کے لئے وبال بن چکی ہے۔ حکومت یا کسی سیاسی جماعت سے اختلاف رکھنا کوئی جرم نہیں اور مولانا سمیع الحق سمیت تمام دوسری سیاسی جماعتوں کا یہ آئینی حق ہے کہ وہ اپنے اختلافات کا اظہار کریں لیکن اس کے لئے شائستہ اور مہذب طریقہ اختیار کیا جانا چاہئے۔ مولانا سمیع الحق

باقی صفحہ ۸ پر

(خصوصاً ہومیوپیتھک) ڈاکٹرز متوجہ ہوں
ہمارے تیار کردہ ہومیوپیتھک مرکبات کے فری سیمپلز اور لٹریچر کیلئے بذریعہ خط یا ٹیلیفون رابطہ کریں۔
کیور ٹو میڈیسن ... کمپنی گولبازار ربوہ

بقیہ صفحہ ۳

پروگراموں کے افسر اعلیٰ کو بیرون ملک تنخواہ کی ادائیگی کے علاوہ ایک لاکھ ٹکا "ماہانہ الاؤنس" بھی دیا۔ اخراجات کی مد میں یہ رقوم ظاہر کرتی ہیں کہ اکثر این جی اوز اپنے فنڈز اپنے اعلان کردہ منصوبوں سے ہٹ کر دیگر مدوں میں منتقل کرتی ہیں۔

ڈاکٹر شیخ مقصود علی کی رائے میں این جی او کے ترقیاتی بجٹ کا تقریباً ۸۰۔ فیصد حصہ ٹارگٹ گروپوں کے بجائے "درمیان والوں" کی مٹھی گرم کرنے میں خرچ ہوتا ہے۔ پلاننگ کمیشن میں پیش کیے گئے این جی او کے منصوبے درست نہیں ہوتے اور اکثر ان میں غلط اور زیادہ اعداد و شمار پیش کیے گئے ہوتے ہیں اور رسل و رسائل' زمین اور وہیکلز کی مدوں میں اخراجات کا تخمینہ اصل سے کہیں زیادہ ظاہر کیا گیا ہوتا ہے۔

گذشتہ برس این جی او بیورو انکوائری رپورٹ وزیر اعظم خالدہ ضیاء کی پیش کی گئی۔ رپورٹ کے مطابق این جی او کے بجٹ کا ۶۰۔ فیصد اپنے ماہرین عملے کی تنخواہوں اور الاؤنسز پر خرچ کیا گیا۔ خطیر رقوم نئے ماڈل کی کاریں اور متسوبشی پجارو گاڑیاں خریدنے اور این جی او افسروں اور ماہرین کے لئے فائیو سٹار ریسٹ ہاؤسوں کی تعمیر پر خرچ کی گئیں۔

بیورو کے آڈیٹروں نے ایک سو این جی اوز کے اکاؤنٹس چیک کئے تو یہ عقدہ کھلا کہ ان میں سے ۸۰۔ فیصد مالی بدعنوانیوں اور بے ضابطگیوں میں ملوث ہیں حتیٰ کہ ان کے اپنے خفیہ بینک اکاؤنٹ بھی ہیں۔ یہ بھی ہے کہ این جی اوز کسی منصوبے کے لئے مختص تمام رقم بالضرور اسی منصوبے پر خرچ نہیں کرتی ہیں' بلکہ زیادہ تر رقم غائب کرلی جاتی ہے۔ مثال کے طور پر "مینو نائٹ سنٹرل کمیٹی" (Menonite Central Committee) نامی ایک این جی او نے ۸۴ء املین ٹکا بہبود اور بحالی کی مد میں نکالا' لیکن مبینہ طور پر ۳۲۷۲۱۔ ٹکے تقسیم کیے۔ آڈیٹروں کا کہنا ہے کہ آڈٹ کے دوران سامنے آیا کہ "Caritas" کی جانب سے ۵۰ لاکھ ٹکا اور "Bads" نامی این جی او کی جانب سے ۱۳ء۱۰ ملین ٹکا سمندری طوفان کے متاثرین کی بحالی کے بہانے غلط مدوں میں استعمال کیا گیا۔

این جی اوز اپنے فنڈز اور امدادی رقوم سے بالواسطہ یا بلاواسطہ طور پر سیاسی اثر و رسوخ بھی خریدتی ہیں۔ سرکاری اہلکاروں اور سیاستدانوں کی ملکیت عمارتوں اور گھروں کو فیاضانہ شرائط پر لیز پر لے لیا جاتا ہے اور ان کے بیٹوں' اور بیٹیوں اور دیگر عزیز و اقارب کو بے کام کی نوکریاں دی جاتی ہیں۔ اگر بنگلہ دیش میں آپ خوش لباس ہیں' آپ کے ایک ہاتھ میں جدید قسم کا بریف کیس ہے اور آپ جاپان ساختہ چمکتی دمکتی پجارو گاڑی میں سوار ہیں تو اس کا مطلب ہے آپ کسی این جی او کے افسر ہیں۔ بنگلہ دیش میں کسی این جی او کے ساتھ تعلق کا مطلب ہے کہ آپ کوئی "شخصیت" ہیں۔

این جی او کی سرگرمیوں میں سے ایک یہ ہے کہ چاول چھانٹنے کی مشینیں خریدنے' مرغیاں پالنے اور چھوٹی موٹی دکانداری کے لئے لوگوں کو چھوٹے قرضے دیے جاتے ہیں لیکن رقوم کی واپسی کا روزانہ' پندرہ روزہ اور ہفتہ وار نظام ایسا ہے کہ قرضہ لینے والے ان پڑھ لوگ ۲۵ فیصد سے ۳۰ فیصد تک سود ادا کرتے ہیں۔ "پراشیکا منابک انیان کندرا" نامی این جی او مبینہ طور پر ۲۲۶ فیصد تک سود وصول کرتی ہے۔ این جی او بیورو کی انکوائری رپورٹ کے مطابق یہ این جی اوز غریب لوگوں کا دوسروں پر انحصار یا ان کی محتاجی ختم کرنے کے لئے شاذ ہی کام کرتی ہیں۔ اس کے برعکس ان امدادی اداروں کی اکثریت سچ مچ کے غریب لوگوں کے مسائل سے لاتعلق ہے اور ان لوگوں کو پیروں پر کھڑا کرنے سے ان اداروں کو کوئی دلچسپی نہیں۔ ایسی مثالیں بھی ہیں کہ پوری کی پوری آبادیاں (مثلاً فینی اور مانک گنج) کسی ایک یا دوسری این جی او کی اس حد تک دست نگر بن چکی ہیں کہ ان این جی اوز کی سچ مچ رعایا بیگاری ہو کر رہ گئی ہیں۔ کئی بنگلہ دیشی مبصرین نے اس صورتحال کو نہ صرف شرمناک قرار دیا ہے بلکہ یہ شکنجہ تو روایتی ہندو بنیئے کے مایا جال سے بھی زیادہ شرارت آمیز ہے۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ این جی اوز کس مقصد کے لئے کوشاں ہیں؟...... ایک سیاسی اور سماجی انقلاب برپا کرکے "روشنی اور تہذیب" لانا (اس معاملے پر ڈالی گئی ان کی اپنی "روشنی کے مطابق") اور "تاریک اور شب گرفتہ" مسلم بنگال کی دھرتی پر تعمیرو ترقی کی چکاچوند کرنا!

ان این جی اوز کی بڑی تعداد عیسائی واقع ہوئی ہے اگرچہ بالعموم ان کے ناموں سے یہ حقیقت آشکار نہیں ہوتی۔ ان میں سے کچھ تو علانیہ کہتی ہیں کہ وہ انجیلی ہیں جبکہ اکثریت کی مثال خیمے کی "کھونٹیوں" جیسی ہے۔ یہ "کھونٹیاں" اپنے طریقہ واردات میں بے حد عیار اور چالاک ہیں۔ یہ اپنی تبلیغی دلچسپیوں کا اظہار نہیں کرتیں۔ ان کا کام یہ ہے کہ نو اعتقادوں (عیسائیت اختیار کرنے والوں) کو دنیاوی آسائشات بہم پہنچائیں۔

بنگال کی سرزمین پر عیسائیت کی تبلیغ کے لئے فعال قسم کی دلچسپی کا آغاز دو صدیاں قبل ہوا۔ ۱۷۵۷ء میں برطانوی ایسٹ انڈیا کمپنی کی فوجوں نے بنگال کے مسلم حکمران نواب سراج الدولہ کو جنگ پلاسی میں شکست دی اور ۱۷۷۳ء میں مشہور برطانوی مبلغ ولیم کیرے کلکتہ پہنچا' پھر بائبل اور دوسرے تبلیغی مواد کے بنگالی زبان میں ترجمہ کرنے کا آغاز ہوا اور بنگال بھر میں مشنری سکول قائم کرنے کا کام شروع کردیا گیا۔ اس کے ساتھ ہی بنگالی زبان سے عربی' فارسی اور اسلامی اصطلاحات اور الفاظ کو نکالنے کی بھی دانستہ کوشش کی گئی تاکہ یہ ہندو زبان سنسکرت بن کر رہ جائے۔ بنگال کے ۱۹۰۔ سالہ نو آبادیاتی راج کے دوران صرف ایک لاکھ گیارہ ہزار چار سو چھبیس لوگوں نے عیسائی مذہب اختیار کیا (یعنی آج کے بنگلہ دیش میں تقریباً پچاس ہزار) لیکن آنے والے وقتوں کے لئے اس تبلیغی کام کا سنگ بنیاد رکھ دیا گیا۔

نو آبادیاتی پالیسی کا مرکزی نقطہ یہ تھا کہ اسلامی تعلیم کی حوصلہ شکنی کی جائے اور "اوقاف" (اسلامی مذہبی ادارے) کا گلا گھونٹا جائے تاکہ مقامی باشندے مجبور ہو کر اپنے بچوں کو مسجدوں کے بجائے مشنری سکولوں میں بھیجیں۔ اس کے ساتھ ساتھ اس امر کو بھی یقینی بنایا جائے کہ لوگ اپنی صحت کے مسائل کے لئے مشنری ہسپتالوں کی طرف رجوع کریں۔ یہ پالیسی کامیاب رہی اور ایک ایسا مسلم طبقہ وجود میں آگیا جو اپنے انٹ لکچوئل "پدران" کا زیر بار احسان تھا اور بڑے خلوص سے اس بات پر یقین رکھتا تھا کہ تعلیم' صحت' بہبود اور فلاح کے کاموں کا انصرام مشنری ادارے ہی بہترین انداز میں کرسکتے ہیں۔ یہی وہ طبقہ تھا جسے برطانوی راج کے خاتمے پر مشرقی پاکستان میں اقتدار منتقل ہوا اور اس طرح آزادی ملنے کے بعد بھی اس طبقے نے اپنے آقاؤں کی تشکیل کردہ تعلیمی اور بہبودی پالیسیوں کو تھوڑی بہت ترامیم اور تبدیلی کے ساتھ جاری و ساری رکھا۔ درحقیقت جہاں اس طبقے کے نو آبادیاتی آقا مشنری تنظیموں سے اپنے تعلق کو پردہ راز میں رکھنا چاہتے تھے' وہاں بھی اس شعوری طور پر غلام طبقے نے ایسی کوئی ضرورت محسوس نہ کی اور ملک کو ہر قسم کی غیر ملکی فلاحی تنظیموں کے لئے کھول دیا۔ قطع نظر اس کے کہ ان کا مذہبی پس منظر کیا ہے۔

اس طبقے کا زیادہ تر مفاد یہ تھا کہ یہ مشفق "پدران" ملک میں غیر ملکی زر مبادلہ لا رہے تھے جس میں سے وہ اپنا حصہ بھی وصول کرسکتے تھے۔ جہاں تک مذکورہ طبقے کا تعلق ہے تو یہ تنظیمیں اگر سرحدی علاقوں میں غیر مسلم قبائل کو عیسائی بنا رہی تھیں اور اپنی توجہ ہندوؤں پر مرکوز کررہی تھیں تو بھی یہ ٹھیک ہی تھا کیونکہ خود یہ لوگ تو غیر مسلموں میں اسلام کا آفاقی پیغام پہنچانے کی کوئی ضرورت محسوس نہیں کرتے۔ مشرقی پاکستان عددی برتری کی خالص جمہوری منطق کے تحت مشرقی پاکستان بنا' یعنی: اس خطے میں مسلمانوں کی غالب اکثریت تھی' لہٰذا یہ ایک علیحدہ مسلم ریاست ہونی چاہئے لیکن حصول آزادی کے بعد مقتدر طبقہ اپنے ہونے کے تعدادی منطق سے لاتعلق ہو گیا جبکہ اس معیاری واجبات کا تو ذکر ہی کیا جو اسلامی ریاست کے قیام کے ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔ تاہم جب مشرقی پاکستان' بنگلہ دیش بنا تو علاقے میں عیسائیوں کی تعداد ۴۰۰ فیصد تک بڑھ چکی تھی یعنی ۱۹۴۷ء میں ۵۰۰۰۰ سے ۱۹۷۱ء میں ۲۰۰۰۰۰ تک!

ہفت روزہ زندگی ۲۹۔ جولائی تا
۴۔ اگست ۱۹۹۴ء ص ۱۳ تا ۱۷

بقیہ صفحہ ۴

فضا کو
کس طرح آتش زدہ کردیتے ہیں
میں اسے بتاتا ہوں
وہ سب کچھ جو میں اسے بتانا چاہتا ہوں
اور دنیا بھر میں کوئی ایسا شخص نہیں ہے
جو یہ کہے
کہ چونکہ وہ میری ان باتوں کو کسی صورت
پسند نہیں کرتا
میں خدا سے یہ باتیں نہ کہوں
اور میں خدا سے دعا نہ کروں
میں جانتا ہوں کہ اسے یعنی میرے خدا کو سب
کچھ معلوم ہے
کہ کون کیا ہے اور یہ لوگ کیا چاہتے ہیں
اور یہ لوگ کیا کرتے ہیں
لیکن اس کے ساتھ باتیں کرنے میں مجھے خوشی
حاصل ہوتی ہے
اور میرا آزادی کا احساس بڑھاوا لینے لگتا
ہے۔

بقیہ صفحہ ۵

پائے گا۔ ورنہ تمہاری جان کا کوئی حافظ نہیں۔ اور تم دشمنوں سے ڈر کر یا اور آفات میں مبتلا ہو کر بے قراری سے زندگی بسر کرو گے۔ اور تمہاری عمر کے آخری دن بڑے غم اور غصہ کے ساتھ گذریں گے۔ خدا ان لوگوں کی پناہ ہو جاتا ہے جو اس کے ساتھ ہو جاتے ہیں۔ سو خدا کی طرف آجاؤ اور ہر ایک مخالفت اس کی چھوڑ دو۔ اور اس کے فرائض میں سستی نہ کرو۔ اور اس کے بندوں پر زبان سے یا ہاتھ سے ظلم مت کرو۔ اور آسمانی قہر سے ڈرتے رہو کہ یہی راہ نجات ہے۔

☆ ○ ☆

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

خبریں

ربوہ : 20- ستمبر-1994ء
رات ٹھنڈی مگر دن کو قدرے گرمی ہوتی ہے
درجہ حرارت کم از کم 24 درجے سنٹی گریڈ
اور زیادہ سے زیادہ 35 درجے سنٹی گریڈ

○ وفاقی کابینہ نے کہا ہے کہ حکومت کے خلاف اپوزیشن کی حالیہ تحریک غیر آئینی اور عوام دشمن ہے۔ اپوزیشن نے احتجاجی تحریکوں کا سلسلہ احتساب سے بچنے کے لئے شروع کیا ہے احتساب کا عمل ہم نے نہیں معین قریشی کی حکومت نے شروع کیا تھا۔ تاکہ قرضوں اور واجبات کی وصولی ہو سکے۔ اپوزیشن کی تحریک سیاسی دیوالیہ پن اور مایوسی کا مظہر ہے۔ اربوں روپے کی لوٹ مار کے خلاف ایکشن سے بچنے کے لئے چلائی جانے والی اس تحریک میں کوئی بھی ذی شعور پاکستانی حصہ نہیں لے سکے گا۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ نواز شریف عوام کے منہ سے روٹی کا نوالہ چھیننے کے درپے ہیں ان لوگوں کو نوشتہ دیوار پڑھ کر اپنی سیاسی ساکھ بحال کرنے کی جدوجہد کرنی چاہئے۔

○ کراچی میں ایم کیو ایم حقیقی گروپ کے کارکن اور کانسٹیبل سمیت ۶۔ افراد کو قتل کر دیا گیا۔ بعض علاقوں میں کرفیو لگا دیا گیا۔ جہانگیر روڈ پر نوجوان کو کار سے اتار کر کلاشنکوف کا برسٹ مار کر ہلاک کر دیا گیا۔ بکتر بند گاڑی پر بھی فائرنگ کی گئی ایم کیو ایم الطاف گروپ کے رکن اسمبلی کے گھر ۹۔ افراد نے حملہ کیا۔ نیو کراچی میں ایک چوکیدار کو پھانسی دے دی گئی۔ پولیس نے مختلف علاقوں سے ۶۷۔ افراد کو گرفتار کر لیا۔ زمان ٹاؤن اور بلدیہ ٹاؤن میں بجلی بند کر دی گئی۔

○ سرگودھا میں مسلم لیگ (ن) اور ذیلی تنظیموں کے زیر اہتمام گزشتہ روز امن ریلی کے شرکاء اور پولیس میں تصادم ہو گیا۔ پولیس نے رکن قومی اسمبلی میر ضیاء الرحمان لک اور درجنوں دیگر رہنماؤں کو گرفتار کر لیا۔

○ جہلم میں سپاہ صحابہ کے مولانا اعظم طارق اور ضیاء الرحمان فاروقی کی مبینہ گرفتاری کی خبر پر جہلم میں پولیس اور مشتعل کارکنوں میں فائرنگ کا تبادلہ ہوا۔ کشیدگی سے بچنے کے لئے پورے شہر کی بجلی سرکاری طور پر بند کر دی گئی۔ سپاہ صحابہ کے ان لیڈروں پر جہلم کی حدود میں داخلہ پر پابندی تھی ان کو پولیس سکواڈ کی معیت میں ایس پی آفس لایا گیا تو ان کی گرفتاری کی افواہ پھیل گئی۔ مظاہرین نے ٹائر جلا کر جی ٹی روڈ پر تین گھنٹے تک ٹریفک معطل رکھی۔ فائر بریگیڈ کی گاڑی کو نذر آتش کر دیا گیا۔ آنسو گیس کا استعمال کیا گیا۔

○ حکومت نے اعلان کیا ہے کہ ۱۸۔ اکتوبر سے یکم نومبر تک مردم شماری و خانہ شماری ملتوی کرنے کی کوئی تجویز زیر غور نہیں۔ خزانہ کے وزیر مملکت مخدوم شہاب الدین نے بتایا ہے کہ ۲۰ کروڑ امریکی ڈالر کی امداد بج کاری سے مشروط نہیں۔

○ وفاقی وزیر تجارت نے بتایا ہے کہ ٹیکس کی اپیل سے قبل ۲۵ فیصد کی بجائے ۱۵ فیصد رقم جمع کرانا ہوگی۔

○ مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ میں اپوزیشن لیڈر ہوں اگر میں قوم کو راہ نہیں دکھاؤں گا تو اور کون دکھائے گا۔ جمہوری فرض پورا کرنے کا حق مجھ سے کوئی بھی نہیں چھین سکتا۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب مسٹر منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ نواز شریف مارچ کریں یا ہڑتال کریں وہ قانون کے شکنجے سے نہیں بچ سکتے۔ اپوزیشن لیڈر کی یہ بھول ہے کہ وہ چند دوکانیں بند کروا کر حکومت کو ہٹا دیں گے۔

○ اپوزیشن نے سینٹ میں الزام لگایا کہ حکومت ہڑتال روکنے کے لئے حکومتی مشینری استعمال کر رہی ہے۔ اپوزیشن نے واک آؤٹ کر دیا۔ وفاقی وزیر مسٹر اقبال حیدر نے کہا کہ یہ تمام الزامات غلط ہیں۔ میرانی ڈیم پر وزیر داخلہ اور وزیر مملکت برائے خزانہ کے متضاد بیانات پر بلوچستان کے تمام سینیٹروں نے واک آؤٹ کیا۔ ان کی حمایت میں اپوزیشن نے بھی واک آؤٹ کیا۔

○ پاک فضائیہ کا ایک تربیتی طیارہ مردان سے ۲۴ کلو میٹر دور گر کر تباہ ہو گیا۔ پائلٹ ہلاک ہو گیا۔ معاون پائلٹ بحفاظت پیرا شوٹ کے ذریعے اترنے میں کامیاب ہو گیا۔

○ سرگودھا تعلیمی بورڈ کے انٹرمیڈیٹ کے امتحان میں نتیجہ ۲۷،۷ فیصد رہا۔

○ امریکی کانگرس کے رکن بل میکولم نے کہا ہے کہ بے نظیر کی پالیسیاں علاقے میں امریکی اثر رسوخ کے لئے خطرہ ہیں پاکستان اپنی ایٹمی قوت کشمیر کے بحران میں استعمال کرنا چاہتا ہے۔

○ تحریک فکر مودودی کے صدر نعیم صدیقی نے بے نظیر کے مقابلے پر نواز شریف کی حمایت کی ہے۔ تاہم کہا ہے کہ اسلام کی کسوٹی پر دونوں پورے نہیں اترتے۔

○ پیر صاحب پگاڑا نے کہا ہے کہ حکومت میں شامل لوگ خود ایک دوسرے کی ٹانگ کھینچ رہے ہیں۔ موجودہ حکومت کسی کی کوششوں سے نہیں بلکہ اپنی بد اعمالیوں سے جائے گی۔

○ امریکی سفیر نے کہا ہے کہ پاکستان سے امریکہ کے اقتصادی تعلقات اور پاکستان میں سرمایہ کاری پر پریسلر ترمیم کا سایہ نہیں پڑے گا۔ امریکی وزیر توانائی کے دورے میں پہلی مرتبہ اقتصادی تعاون کے لئے بڑے پیمانے پر بات چیت ہو گی بڑی بڑی امریکی کمپنیوں کے نمائندے بھی پاکستان آرہے ہیں۔ جو یہاں پر پرائیویٹ سیکٹر کے نمائندوں سے ملیں گے۔

○ ہیٹی کے حکمرانوں نے ۱۵۔ اکتوبر تک اقتدار چھوڑنے کا اعلان کر دیا ہے گزشتہ روز امریکی فوج پر امن طور پر ہیٹی میں داخل ہو گئی۔ اس موقع پر کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا جلا وطن صدر فوجی حکمرانوں سے چارج لے لیں گے۔

○ سندھ کے وزیر اعلیٰ سید عبداللہ شاہ اور ایم کیو ایم کے وفد کے درمیان چائے کی دعوت پر ملاقات ہوئی۔ دونوں اطراف نے پونے دو گھنٹے طویل ملاقات میں مذاکرات جاری رکھنے اور بیان بازی سے گریز کرنے پر اتفاق رائے کیا۔

○ امریکی ٹیم کے دورہ پاکستان کے دوران ایٹمی بجلی پیدا کرنے کے معاملہ پر بات چیت کا امکان ہے۔ امریکی وزیر توانائی کے دورے میں کئی سمجھوتوں پر دستخط ہوں گے۔

○ بلوچستان کے وزیر اعلیٰ مسٹر ذوالفقار علی مگسی نے کہا ہے کہ میرانی ڈیم کا منصوبہ ترک نہیں کیا گیا۔ مخلوط حکومت میں مکمل اتحاد ہے۔ نہ فوج آئے گی نہ گورنر راج نافذ ہو گا۔

○ پنجاب بینک کو شیڈولڈ قرار دے دیا گیا ہے۔ سٹیٹ بینک نے سرکلر جاری کر دیا ہے

○ بنگلہ دیش کی اپوزیشن لیڈر حسینہ واجد نے کہا ہے کہ ملک میں فوج کی مداخلت خارج از امکان نہیں۔

○ سراجیوو میں گزشتہ روز پچھلے چھ ماہ میں بدترین لڑائی ہوئی۔

بقیہ صفحہ ۶

ایک عالم دین اور سیاستدان ہیں انہوں نے اپنے ہی طبقے کے متعلق کوثر و تسنیم میں دھلی ہوئی جو زبان استعمال کی ہے اس کی کوئی سنجیدہ اور محب وطن شخص حمایت نہیں کر سکتا حقیقت یہ ہے کہ مولانا نے محض سیاسی اختلافات کی بناء پر علماء کی توہین و تضحیک کی ہے اور سیاسی اختلافات کو ناپسندیدہ حدود تک لے جانے کی ایسی کوشش کی ہے جس کی حمایت نہیں کی جا سکتی ایک سیاسی جماعت کی حمایت پر بعض کے خلاف اتنے سخت ریمارکس قطعی ناپسندیدہ امر ہے اگر کل کو کسی دوسری حکومت کی حمایت کرنے والے علماء یا اپوزیشن کے حامی علماء کے متعلق کوئی شخص اس قسم کے ریمارکس دے ڈالے تو اسے کون روکے گا کیونکہ اس قسم کے ریمارکس کا دروازہ تو خود ایک عالم دین نے کھول دیا ہے۔ مولانا سمیع الحق کو اتنی تند و تیز نکتہ چینی سے احتراز کرنا چاہئے تھا۔

(ادارتی نوٹ - روزنامہ جنگ ۴- ستمبر ۹۴ء)

مفید اور مؤثر دوائیں
• تریاق اطہراء • نورِ نظر • زوجام عشق
• مفرح اعظم یاقوتی • لبوب کبیر
• خمیرہ ابریشم حکیم ارشد والا
• دواء المسک معتدل
نہایت خالص اور مکمل اجزاء کیساتھ خصوصی نگرانی میں تیار کردہ دستیاب ہیں
منیجر خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ
ربوہ فون: 21538

(ہومیوپیتھک) ٹانک ڈراپس
(خصوصاً ادھیڑ عمر اور بوڑھے افراد کیلئے)
زود اثر ہومیوپیتھک فارمولا جو اعصاب اور دماغ اور جسم کو تقویت دیتا ہے۔ تھکن اور جسمانی کمزوری کو دور کرتا ہے اور طبیعت کو ہشاش بشاش اور توانا رکھتا ہے قیمت 40 روپے
کیور ہومیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی گولبازار ربوہ
فون: 771-04524 04524-212299 فیکس: 04524-211283

ربوہ اور ربوہ کے گردونواح میں ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت ہمارے ذریعے کیجئے اور خدمت کا موقع دیجئے۔
شریف احمد بھٹی پراپرٹی سنٹر
۱۰- بلال مارکیٹ (اقصیٰ روڈ)
نزد ریلوے کراسنگ ربوہ
فون نمبر: دفتر ۳۱۴ 521 212320